ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار۔ رجسٹرڈ ایل ۶۰۶

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳ر
ششماہی ۱۴ر۔ ادائے اعظام سے
امتیازی قیمت صرف
ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کے معزز پرستوں
کی فہرست میں درج ہونگے۔ اس کے علاوہ
جو کچھ دیں۔ وہ عطیہ تصور ہوگا۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب
پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام
کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ
سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت باوا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں
پہنچانا۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

پنجاب لائبریری سوسائٹی
کتب خانہ دارالاسلام قادیان

KHILAFAT LIBRARY

۱۷۔ اپریل ۱۹۱۶ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وڈوان | نمبر ۱۲

سوانحعمری باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

ضخامت ۲۴۴ صفحہ — مخامت ۲۴۴ صفحہ

شروع پیدائش سے لیکر تادم اخیر باوا صاحب کے تفصیلی حالات درج ہیں یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پیشتر ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہو کر ہندوؤں کے ان مایہ ناز عقائد ۱۔ ویدا اور یران۔ ۲۔ ہندوؤں کے تیرتھ و مقدس مقامات ۳۔ زنار بندی ۴۔ مورتی پوجا۔ ۵۔ مسئلہ اوتار۔ ۶۔ مسئلہ چھوت چھات۔ ۷۔ دیوی دیوتا کی پوجا۔ غرضیکہ ہندوؤں کے کل مسلمہ عقائد کی تردید کی۔ اور برخلاف اس کے توحید۔ کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکواۃ۔ ملائکہ پر ایمان۔ قیامت پر ایمان۔ غرضیکہ مسلمانوں کے کل مسلمہ اور معتبرہ عقائد کی نہ صرف زبان سے تائید بلکہ عملی نمونہ سے اسلام کے ان مسلمہ عقائد پر عمل پیرا ہوئے۔ ایک ایک عقیدہ کے لئے گرنتھ جنم ساکھی اور واراں بھائی گورداس جی ایسی مسلمہ و معتبرہ کتب سے حضرت باوا صاحب کے متعدد زبردست اقوال پیش کئے گئے ہیں +

اس وقت علاوہ پنجاب کے سندھ اور ہندوستان میں بھی حضرت باوا صاحب کے لکھو کہا عقیدتمند ہیں۔ جن میں یہ سوانحعمری انشاء اللہ تعالےٰ اشاعت اسلام کے لئے بے نظیر ذریعہ ہے۔ اس کتاب کی تیاری کے لئے ہزارہا صفحات پر دیدہ ریزی کرنی پڑی ہے۔ اور کمال محنت شاقہ سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔

۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۴۴ صفحات کی کتاب۔ کاغذ دیسی ڈبل لکھائی اعلیٰ۔ چھپائی عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف

۱۲ر

مجلد ۱۴ر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور۔ قادیان

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتب

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دھرم کا پول: یہ ایک مختصر بے نظیر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں۔ اصلی قیمت ۱؍ رعایتی ۸؍

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر اور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی: پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے۔ یہ وہ طرز آفاق کتاب ہے آج جسکا گھر گھر چرچا ہے۔ اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت صرف ۸؍

سوامی دیانند: ایک مذہبی دلچسپ پُرلطف تاریخی بحث ہے جس میں روح اور مادہ کی ازلیت کا کھنڈن رد تناسخ کی خوفناک برائیاں تناسخ کے بُرے بُرے نتائج کو ایسے پیرایہ میں دکھایا ہے جسکو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کلاس کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے۔ تو ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۲؍ رعایتی ۱؍

بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۔

وہ کتاب جسکو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے بہت ہی پسند فرمایا

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے رسالہ (قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم) کو کمال دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مجھے بہت پسند آیا۔ اور بہت خوشی مجھے اس سے حاصل ہوئی رسالہ بہت دلچسپ ہے"۔

گویا یہ لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت ہے۔ حضرت کے یہ کلمات اسقدر بابرکت ثابت ہوئے۔ کہ اسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ اب زیادہ سے زیادہ صرف ۲۵ کاپیاں دفتر میں موجود ہوں گی۔ جو لوگ اس نعمت غیر مترقبہ سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں۔ وہ جلد اپنی درخواست خریداری بھیجدیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سائز ۱۸×۲۲/۴ - صفحات ۱۶۴ - لکھائی عمدہ چھپائی نفیس۔ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ باوجود اس کے قیمت صرف ۸؍

منیجر اخبار نور۔ قادیان

ثبوت واجب الوجود: ہستی باری تعالیٰ پر ایک بے نظیر کتاب ہے جسکے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب مدلل عام ہوا ہے۔

اصلی قیمت ۶ - رعایتی ۳؍

تدبیر: اس دھرم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بحث تقدیر تدبیر تو کل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس دقیق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔ قیمت اصلی ۶؍ رعایتی ۳؍

بھارت برکش: نخل اسلام دہریہ پال کا جس میں اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی تھی۔ محققانہ و مورخانہ و دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اور نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیۃً تردید کی گئی ہے۔ اور کی جا سکتی ہے۔ اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے۔ اسکو صاف ثابت کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸؍ - رعایتی ۴؍

حضرت مسیح کی آمد ثانی: ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے جس میں مسیحی مذہب پر مدلل اور معقول روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلائل عقلیہ اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے لئے صرف اسلام ہی نجات دینے والا مذہب ہے۔

اصلی قیمت ۴؍ - رعایتی ۲؍

نیر اسلام

یہ بھی ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے جس میں مدلل طریقہ کے ساتھ مسیحی اور اسلام ازم کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلائل اس امر کا آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ نجات دینے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ کتابہ کیا ہے۔ اسلام اور مسیحی مذہب کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔

اصلی قیمت ۵؍ رعایتی ۲؍

معجون بے نظیر

(از مجربات طبیب شاہی حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ)

یہ وہ نسخہ ہے جسکو صدہا مریضوں پر کامیابی کے ساتھ برتا گیا۔ دل کمزور ہو۔ کثرت مطالعہ یا دیگر اقسام کی کثرت محنت کے سبب سے دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ اعضاء میں کسی قسم کا ضعف آگیا ہو۔ اعصاب میں کچھ سستی ہو گئی ہو جریان ہو یا بار بار پیشاب آتا ہو۔ بدن میں تکان رہتی ہو ہاضمہ میں کمزوری ہو۔ اس قسم کی تمام مرضوں کے واسطے یہ گولیاں اکسیر ہیں سریع التاثیر ہیں ہزارہا دفعہ کی تجربہ شدہ ہیں عمدہ خوشنما گولیاں تیار کی گئی ہیں۔ جنکے نگلنے میں بھی دقت نہ ہو۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت (ایک ڈبیہ دو سو گولیاں) صرف مبلغ دو روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

سرٹیفکیٹ: "جناب حضرت مفتی محمد صادق صاحب سابق ایڈیٹر اخبار بدر۔ میں نے ان گولیوں کو استعمال کیا ہے۔ قوت دماغ اور دل کے واسطے اور تکان دور کرنے کے واسطے بہت مفید پایا ہے"۔ محمد صادق عفی عنہ

خاکسار حکیم امیر احمد قریشی شفاخانہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیان (ضلع گورداسپور)

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار نور

۱۷۔ اپریل ۱۹۱۶ء

فتح کا ڈنکا

۱۶۔ مارچ کو حضرت نے مجھے اور شیخ عبدالخالق صاحب و حافظ جمال احمد صاحب کو بنگہ جانے کے لئے حکم دیا۔ بنگہ میں عیسائی صاحبان کے ساتھ مباحثہ تھا۔ وہاں کے کرسچن کے حالات الفضل میں خاکسار کی قلم سے شائع ہو چکے ہیں۔ میں بنگہ کی جماعت کا اخلاص کبھی نہیں بھولوں گا۔ تقریباً یکصد آدمی ہر دو وقت کھانا کھانے والے ہوتے تھے۔ مگر بنگہ کی مخلص جماعت مہمان نوازی کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتی تھی۔ خصوصاً میاں رحمت اللہ صاحب باغبان والا سکرٹری انجمن احمدیہ کا جوش اور اخلاص قابل قدر تھا۔ جو دینی کام کے لئے دن ہو یا رات ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔ اس کے بعد کریام میں سکھوں کے ساتھ مباحثہ تھا۔ کریام کی جماعت میں چوہدری غلام احمد خان صاحب کا وجود ایک غنیمت ہے۔ کریام کی بستی میں انکا وجود بطور دیا اور چراغ کے ہے۔ آپکے دل میں اشاعت اسلام کا جوش ازحد ہے۔ سکھوں کی طرف سے بحث کرنے والے بھائی مہاں سنگھ اپدیشک تھے۔ جو اپنے دہرم کی سب کتب مباحثہ کیلئے اپنے ساتھ لائے تھے۔ خاکسار ان لوگوں کے سامنے اول ان امور کو رکھا۔ کہ اسوقت حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تین قسم کے خیالات لوگوں میں کام کر رہے ہیں۔ ایک وہ جو باوا صاحب رحمۃ اللہ کو مسلمان کہتے ہیں۔ دوم وہ جو ہندو کہتے تھے۔ سوم وہ جو نہ ہندو مانتے ہیں۔ اور نہ مسلمان۔ بلکہ الگ ایک نئے دہرم یا مسلک کا بانی۔ اب ہم نے گرنتھ اور جنم ساکھی اور دیگر سکھ مذہب کی مسلمہ کتب سے یہ دیکھنا ہے۔ کہ از روئے واقعات حضرت باوا صاحب کس مسلک کے پیرو کار ثابت ہوتے ہیں۔ اول ہم ہندو دہرم کے مسلمہ عقائد مثلاً۔ مورتی پوجا۔ تیرتھ یاترا۔ زنار بندی۔ اور ویدوں پر ایمان وغیرہ کے متعلق گرنتھ سے باوا صاحب کا فتوے ڈھونڈتے ہیں۔ اگر باوا صاحب ہندوؤں کے ان مسلمہ عقائد کی تائید کریں تو لامحالہ ہمیں یہ کہنا پڑیگا۔ کہ باوا صاحب ہندو ہیں۔ اور اگر تردید کریں۔ تو پھر یہ کہنا پڑیگا۔ کہ آپ ہندو نہ تھے۔ کیونکہ کوئی آدمی ہندو دہرم کے کل مسلمہ عقائد کی تردید کرتا ہوا ہندو نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ گرنتھ اور جنم ساکھی وغیرہ سے ہندو دہرم کے ہر ایک عقیدہ کے متعلق حضرت باوا صاحب کا فتوے دکھلایا گیا کہ باوا صاحب ہندوؤں کے کسی عقیدہ کے بھی حق میں نہیں ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ باوا صاحب ہندو نہ تھے آؤ ہم اب اسطرح مسلمانوں کے مسلمہ عقائد۔ توحید۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق حضرت باوا صاحب کا فتوے ڈھونڈیں۔ کہ باوا صاحب مسلمانوں کے ان مسلمہ عقائد کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ تائید میں ہیں یا تردید میں ہر ایک عقیدہ کو لیکر باوا صاحب کے متعدد حوالجات پیش کئے گئے۔ کہ حضرت باوا صاحب توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ سے بدرجہ غایت محبت رکھتے تھے۔ پھر یہ کہا گیا کہ اگر حضرت باوا صاحب نے کوئی دیگر مذہب نکالا ہوتا۔ علیحدہ مذہب کے لئے مجسطح روحانیت کی ضرورت ہے۔ اسیطرح شریعت کی بھی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ حضرت باوا صاحب گرنتھ میں شریعت کا بھی ذکر فرماتے۔ مگر شرعی مسائل کا گرنتھ میں قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ ان مسائل کا گرنتھ میں ذکر نہ ہونا یہ اس امر کی کافی ووافی دلیل ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب نے کوئی الگ مذہب نہیں نکالا۔ اور دوسری طرف توحید نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے مسائل کے ساتھ حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وابستگی حضرت باوا صاحب موصوف کے عقیدہ پر کافی ووافی روشنی ڈالتی ہے ان سب امور کو سنکر سکھ لیکچرار نے جواب میں یہ فرمایا۔ کہ ہم اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج مسلمان ہوئے۔ مگر دل سے نہیں اوپر سے۔ اس کے جواب میں خاکسار نے کہا۔ کہ خدا کے برگزیدوں اور پیارے بھگتوں کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ جو ان کے ظاہر میں ہوتا ہے۔ وہی باطن میں۔ خدا کے پیارے بھگتوں کی شان اندر کچھ اور باہر کچھ سے بعید ہوتی ہے۔ آدی شری گرنتھ صاحب سنکر کہنے لگا۔ کہ عنقریب اپنے گاؤں میں ایک بڑا بھاری جلسہ کریں گے۔ وہاں دور دور سے وِدوان آئیں گے۔ اور آپ کو بھی بلایا جاویگا وہاں آکر آپنے بحث کرنی۔ میں نے کہا۔ بسر و چشم۔

پھر دوسرے روز نواں شہر ضلع جالندھر میں آریہ صاحبان کے ساتھ مباحثہ تھا۔ مباحثہ باہر کھلے میدان میں تھا۔ حاضرین کی تعداد بہت تھی۔ ہماری طرف سے جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب اور آریوں کی طرف سے پنڈت رامناتھ صدر تھے۔ آریوں کی طرف سے پنڈت لچھمی دت صاحب سنسکرت ماسٹر اور مسلمانوں کی طرف سے خاکسار ایڈیٹر نور مناظر تھا۔ زیر بحث مسئلہ "کیا آریہ دہرم عالمگیر ہے"۔ تقریباً چار گھنٹے بحث ہوتی رہی ہے۔ آریہ صاحبان کی مسلمہ اور معتبرہ کتب سے اس امر کو ہر طرح سے ظاہر و باہر کیا گیا۔ کہ آریہ دہرم ان اصولات کو لیکر عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ ہندو مسلمان سکھ کثرت کے ساتھ سامعین تھے۔ جواب میں آریہ پنڈت صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر آپ ہمارے زبردست مطالبات سے عہدہ برا نہ ہو سکے۔

خاکسار نے خدا کے فضل سے ستیارتھ پرکاش۔ رگ وید بھاشیہ وید وغیرہ کے حوالوں کا دریا بہا دیا۔ اس مباحثہ کا اسقدر زبردست اثر پڑا۔ کہ مباحثہ کے خاتمہ پر سردار نسبت سنگھ صاحب اور سناتنی دوستوں نے اس امر کو بآواز بلند کہدیا۔ کہ آریہ پنڈت مسلمان مناظر کے مطالبات کا قطعاً جواب نہیں دے سکا۔ اور خدا کے فضل سے ہر طرف سے ہماری فتح اور حقیت کے نعرے بلند ہونے لگے۔ کیونکہ یہ مباحثہ بڑا زبردست تھا۔ اور مطالبات اس سے بھی زیادہ زبردست اور ناممکن الجرح تھے۔ جس کو سنکر حاضرین جلسہ دنگ رہ گئے۔ اس لئے بعض دوستوں کے کہنے پر اس مباحثہ کو کتابی صورت میں چھپوایا جائے گا۔ اس بے نظیر مباحثہ کی ایک ایک کاپی ہر ایک مسلم بھائی کے پاس ہونی ضروری ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ پندرہ بیس روز تک ہی مباحثہ چھپ جائے گا۔ دوست جلد درخواستیں بھیجیں۔ یہ مباحثہ قابل دید ہوگا۔ آریہ مذہب کے متعلق ایسی حائف عقائد شاید ہی کسی کتاب میں ملے۔

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے

نوٹ، نکات، رائیں

KHILAFAT LIBRARY

ستی کی ایک افسوسناک واردات

پانی پت میں ایک برہمن مدت مدید تک بیمار بعارضہ اسہال رہا۔ اس کی عورت نے جب دیکھا کہ اس کی طاقت طاق ہوگئی ہے۔ اور اب اس کے جانبر ہونے کی کوئی توقع نہیں رہی۔ تو اس نے اپنے تئیں ہلاک کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ بیچاری مارے غم کے سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی۔ خاوند کو سکرات الموت میں دیکھ کر گھر سے نکل بھاگی۔ اور ایک کنوئیں میں کود کر جاں بحق تسلیم کی۔ سب انسپکٹر پولیس نے بعد تحقیق و تفتیش کے دارثوں کو بے گناہ پایا۔ اور لاش ان کے حوالہ کر دی۔ بالآخر زوجین کی لاشیں دونوں ایک ہی چتا پر جلائی گئیں ؛

غور کرو ستی بھی ایک نوع خودکشی کی ہے۔ جو امتناع ازدواج بیوگان کے عواقب و نتائج میں سے ہے باستثنا حکومت نے اگرچہ ستی کی رسم مستاصل کر دی ہے۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی ستی کے واقعات وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ قوانین قدرت کی ایک مقدس دفعہ میں نکاح ایامی کا ارشاد نافذ فرمایا گیا ہے۔ وانکحوا الایامی منکم (پ ۱۸ س النور ع ۴) اور اپنی رانڈوں کے نکاح کر دو۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کر۔ (۱) نماز فرض کا جب وقت آوے۔ (۲) جنازہ جب موجود ہو۔ (۳) رانڈ عورت کا نکاح جب مرد ملے۔ اس کی ذات کا۔ غور کرو اس مقدس دفعہ کی خلاف ورزی کا ارتکاب فواحش۔ استقاط حمل۔ قتل اولاد۔ خودکشی پر منجر ہوتی ہے۔ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک گناہ سے کئی گناہ اور ایک بدی سے دوسری بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ امتناع ازدواج بیوگان سے بے حد و لاتعد معاصی سرزد ہوتے ہیں۔ اور اس کے عواقب و نتائج بے حد خطرناک ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار ؛

طیور کی بصارت

جس قدر فاصلہ سے انسان یا کتا چنڈول کو زمین پر دیکھ سکتا ہے۔ اس سے بیس گنا فاصلہ پر باز چنڈول کو تاڑ لیتا ہے۔ ایک چیل ایسی بلندی پر اڑتی ہوئی جو زمین پر سے مطلق دکھائی نہیں دے سکتی۔ چھپکلیوں اور کھیتوں کے چوہوں کو بخوبی دیکھ سکتی ہے۔ عقاب اور گدھ کی نظر تو چیل سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے جسکا کوئی اندازہ نہیں بتایا جا سکتا۔ مشرقی انگلیا کے غیر آباد جنگلوں سے جب کوئی ہوائی جہاز گذرتا ہے۔ تو پرندوں میں ہوائی جہاز کی آمد سے کچھ عرصہ قبل ایک عجیب کہرام مچ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پرندے بہت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ انسانی جاسوس ہوائی جہازوں کا شور و شغب ابھی سننے بھی نہیں پاتے۔ کہ طائران دشت اپنی مختلف النوع چیخ اور پکار سے ہوائی جہازوں کی آمد کا نقارہ بجا دیتے ہیں۔ جسطرح طیور کی قوت باصرہ انسان سے بدرجہا زیادہ ہے اسی طرح بعض دیگر حیوانات کے حاسے بھی انسان سے زیادہ مدرک اور تیز ہیں۔ چنانچہ چیونٹی انسان سے زیادہ قوت شامہ رکھتی ہے۔ کتے کی قوت سامعہ انسان سے اقوی ہے۔ وہ اکثر زمین پر کان رکھ کر ذرات ارض کے صدمہ کو محسوس کر کے دور کی آوازیں سن لیتا ہے تحقیقات جدیدہ سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ کہ زلازل کی آمد سے پیشتر کتوں اور بلیوں کو اس کا ادراک ہو جاتا ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ زلزلہ کا پہلا جھٹکا محسوس ہوتے ہی کتے ہم آہنگ ہو کر بھونکتے ہیں۔ بلکہ آبادی سے باہر صحرا میں بھاگ جانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ بحری سیاح اپنے تجارب و مشاہدات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ چوہے ڈوبتے ہوئے جہاز سے قبل از وقت نکل کر بھاگ جاتے ہیں۔

غور کرو قدرت نے ادراک و شعور سے صرف انسان ہی کو ممتاز نہیں فرمایا۔ بلکہ حیوانات مجرم بھی اس موہبت ربانی سے محروم نہیں۔ چنانچہ نلاسفہ حال کا دعوی ہے کہ حیوانات بھی انسان کی طرح ادراک و شعور رکھتے ہیں۔ اور اسی کے بل پر اپنا نفع و نقصان کی تمیز کرتے ہیں۔ مفید اشیاء کو بہم پہنچاتے ہیں۔ مضر اشیاء سے محترز و مجتنب رہتے ہیں

بعض حیوانات کی صنائع پر نظر غائر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بلاشبہ اس قسم کی صنعتیں بدوں ادراک و شعور کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتیں۔ مکڑی کا جالا۔ بے کا گھونسلا۔ شہد کی مکھیوں کا نظام تمدن فلاسفہ حال کا دعوی ثابت کرنے کے لئے شاہد ناطق ہیں۔ قرآن حکیم سے بھی اس مسئلہ کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات والارض والطیر صفت کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ واللہ علیم بما یفعلون (پ ۱۸ س النور ع ۶) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی۔ کہ جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہے۔ سب اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ اور پرند بھی جو پر پھیلائے اڑتے پھرتے ہیں سب کو اپنی اپنی نماز اور اپنی اپنی تسبیح کا طریقہ معلوم ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ خدا اس سے واقف ہے ؛

بغیر تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ بات چیت

امریکہ کے سررشتہ امیر البحری نے اڑھائی ہزار میل کے فاصلہ سے بغیر تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ بات چیت کرنے کے تجربہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ باتیں بالکل صاف سنائی دیتی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ لنڈن اور نیویارک کے مابین گفتگو کرنا ممکن ہو جائیگا۔ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ روم کے باشندہ پروفیسر فانی نے روم اور طرابلس کے مابین چھ سو میل کے فاصلہ پر بے تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ پیام رسانی کا تجربہ کیا تھا اور سال گذشتہ میں برسلز کے ایک گویہ نے راگ گایا جو بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ پیرس میں دو سو پچیس میل کے فاصلہ پر صاف سنائی دیا۔ مسٹر مارکونی کہتا ہے کہ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ بغیر تار ٹیلیفون چار پانچ ہزار میل تک کامیاب نہ ہو سکے۔ اسمیں کامیابی ہونے کے بعد ممکن ہو جائیگا کہ جو تھیٹر لنڈن میں ہو اس کے تمام گیت پیٹرو گراڈ نیویارک اور طہران میں سنے جا سکیں گویا کلکتہ میں جوگانا گایا جائے۔ وہ پیکن بمبئی مدراس اور کولمبو میں سنا جائیگا۔

پاداش خیانت مجرمانہ ۔ ملتان کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سارجنٹ بل کا مقدمہ جو خیانت مجرمانہ کے الزام میں خود تھا چیف کورٹ لاہور کے سپرد کر دیا تھا۔ جہاں چیف کورٹ نے اسے مجرم قرار دیکر زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند ۳ سال قید بامشقت کی سزا دی۔ من یعمل سوءا یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیرا (پ ۵ س النساء ع ۱۳)

جو شخص برا کام کریگا۔ اسکی سزا پائیگا۔ خدا کے سوا اسکو نہ کوئی حمایتی ملیگا اور نہ مددگار ؛

ویدوں میں مورتی پوجن

KHILAFAT LIBRARY

صفحہ ۹ - منتر ۴ - اشک اول ادھیائے اول رگ وید
اے پرمیشور لامع النور سرب ویاپک بغرض پوجن جن اشیاء میں قیام کر - پرماتما کی صورت میں موجود ہوتے ہو - سودہ پرماتما کی صورت میں موجود ہوتے ہو - وپرتما دھری شخصوں کو دستیاب ہوتی ہے - اور وہ لوگ اس پرتما میں آپ کو موجود سمجھ کر پوجن کرتے ہیں -

صفحہ ۹ - منتر ۱۶ - ادھیائے ۲۱ - یجروید کا بیان بھی اسی کے مطابق ہے -

اندر وغیرہ دیوتاؤں نے یگیہ روپی یعنی پرتما سروپ بھگوان کو اول یگیہ کرکے پوجن کیا بدیں وجہ پرتما پوجن عمدہ ساتن دھرم ہے - جس سے دیوتا فضیلت پاکر سکونت پذیر سرگ ہوئے - جس طور اندر راجہ سرگ ہوا اور دیگر دیوتاؤں نے وہاں سکونت پائی - اسی طور جو شخص پوجن پرماتما کریں گے - وے سرگ میں پائیں گے ؛

سوکت ۱۲۹ - ادھیا ۱۰ - میو کنڈ رگ وید - ۲۶ - وقت مہاپرلے - اپرا یعنی مایا نہ تھی - اور جیو یعنی روح بھی نہ تھی ست - رج - تم - یہ تینوں گن بھی نہ تھے - اندر جال روپ برہمانڈ کے چاروں طرف جو احاطہ ہے - وہ بھی نہ تھا پاتی عمیق وخردشان دسیلان کرنے والا ہی نہ تھا -

جلد دوم نمبر ۱۵ - صفحہ ۱۳ - ثبوت مورت پوجن ساکار سروپ - منتر ۶۰ - ادھیائے ۱۸ یجروید جتنے دیوتا ہیں - وہ نہایت پاکیزہ مقام یعنی سرگ کے باشندے ہیں وے جگیہ کرنے والے جیجمان کو اپنا بھگت جانیں اور جب سواری بوان جگیہ پوجن سھان جیجمان میں جاویں تب اسکو اشٹاد پورت کرم کرنے کی باسنا یعنی خواہش دیویں ؛

صفحہ ۱۴ نمبر ۶۱ - ادھیائے ۱۸ یجروید - ہے اگنی تم ظاہر ہو - اور جگیہ کرنے والے جیجمان کو ہوشیار کرو - اور اس کی ارادتی دی ہوئی قبول کرو - اور اس کو اشٹاد پورت کام کرنے کی خواہش کراؤ - اور اس کی مدد کرو کہ وہ اشٹاد پورت کام کرسکے - ہے بشوہ دیو اشٹاد پورت کرم کرنے والے جیجمان دیوتاؤں کے ساتھ بیٹھنے کے لائق ہو جاوے - یعنی بیکنٹھ میں باس کرسکے -

منتر نمبر ۱۴ - یجر بید ہے بشوادیوا اگنی ہمارے کئے ہوئے جگیہ کا پھل سرگ میں جاکر دیوتاؤں سے بیان کرو - اور جو ہم نے لڑکی وبہن رشتہ داروں کو دیا - اور دیگر برہمنان کو شردھا سے دیا - اور اشٹ کرم یعنی اگنی ہوتر وغیرہ کیا - اور پورت کرم یعنی مندر دیوتاؤں کے بنوائے - اور برچھوں پر تیرتھوں میں دیوتاؤں کے بنوائے - سو سب کہو ؛

جلد دوم صفحہ ۱۶ منتر ۱۳ - ادھیائے ۲۵ یجر وید ہم کس دیوتا کے واسطے یعنی ہون وغیرہ ہوتی دیویں - جو اپنے بھگتوں کو اپنا آپا یعنی سروپ سپرد کردیتا ہے اور جو گیوں کو مکتی بخشتا ہے - نرگن سے سرگن اوتار دھارن کر بھگتوں کو قدرت بخشتا ہے - جس کی آگیا یعنی اجازت وحکم کے برہما وغیرہ تمام دیوتا اطاعت وتعمیل کرتے ہیں - اور جس پرمیشر کی چھایا یعنی مورت پوجن پرستش کرنے والوں کو مکتی حاصل ہوتی ہے - اور اوگیا یعنی مداخل حکمی کرنے والے جو پوجن نہیں کرتے ہیں نیست و نابود ہوتے ہیں - ایسے پرمیشر کے واسطے ہوئی یعنے ہون کرتے ہیں ؛

جلد دوم صفحہ ۱۶ - منتر ششم انوواک ۴ کانڈ ۱۳ اتھروید - ہے اشونتھ یعنے پیپل دیو جسطرح تم دوسرے درختوں پر چڑھتے ہو اور ان کو نیچا کرتے ہو - اسی طرح اپنی قدرت کامل سے میرے دشمن کا سر توڑ اور میرا دکھ درد دور کرو ؛

جلد دوم صفحہ ۱۹ صفحہ ۲۸ و ۲۹ - منتر ۵ ادھیائے ۳۰ - یجروید آغاز ایجاد کائنات پر یعنی مجھ بارآہ اوتار زمین دبی ہوئی تھی - سو بارآہ جی نے اس کو اوپر کیا ہے دھرتی تو دیو روپی بارآہ جی کی اٹھائی ہوئی ہے تیرے پاک استھان پر اپنے اشٹ دیوتا کا مکان بناکر پوجن کروں گا - اور بغرض یگیہ تجھے لیتا ہوں - اپنے اشٹ دیو مہاپر کی مورت بنانے کے واسطے مٹی لیتا ہوں ؛

شت پتھ برہمن بھی اسی کا موید ہے ؛

جلد دوم صفحہ ۱۰ - سوکت ۹ - ادھیائے پنجم سیوکہ ۹ رگ وید - ہے پرمیشر بارآہ نرسنگھ روپ سے رام وپری کرشن وغیرہ روپ سے راکشوں کے سنگھار کرتا یعنی قاتل مچھ - کچھ روپ سے جل پلاون روپ سے موجودہ وید جو تم بشن مایا سے علیحدہ برہم روپ ظاہر ہوئے ہو - بڑے بڑے آسر جو تم کو دشمن سمجھتے ہیں - اُن کے ناش کے واسطے سدرشن چکر پرش وغیرہ ہتھیار دھارن کرتے ہو - سو میرے دشمنوں کو نیست ونابود کرو - اور گناہوں کو دفع کرو -

جلد دوم صفحہ ۱۰ (۱۱ و ۱۲) منتر ۵ سوکت ۵ ۷ - انوشپ ۶ - منڈل ۱۰ - رگ ۷ - ادھیائے ۳ - اشک ۹ - رگ وید ؛

ہے گنگا - ہے جمنا - ہے سرسوتی ہے شتادری ہے پرسنا - ہے مروحی - ہے آرجیکی - ہے پرشنی - ہے آسکنی ہے تتھیا ہے سوشوماندی دیویو تم ہماری پرارتھنا استوتر یعنی مناجات سنو - اور قبول کرکے دفع گناہ کرو ؛

منتر ۱۱ سوکت ۷ ۴ - ادھیائے منڈل ۷ رگ وید پرمیشر اپنی شکتی سے انت اوتار اور سروپ دھارن کرکے پرگھٹ ہوتا ہے - اور بغرض اظہار عظمت اپنی جیسے جیسے روپ کی خواہش ہوتی ہے - اُسی کے موافق اپنا روپ ظاہر کرتا ہے - سروپ اُس پرماتما کے بشمار بغرض حفاظت کائنات ظاہر ہوئے ہیں - منجملہ ان کے دس روپ ان کے نہایت ہی معزز ومشہور ہیں -

جلد دوم صفحہ ۲۱ - صفحہ ۱۵ و ۱۶ - منتر ۲ - ادھیائے ۷ - یجروید - سوگندھت پرتھوی یعنی زمین خوشبودار جلال بشنو بھگوان سے توجہ پیدا ہوئی - اس وجہ سے تو بشنو روپ ہے - سو میں تجھ کو مکان پوجا پر لیجاکر مہاپر یعنی اپنے اشٹ دیو کی مورتی بناؤں گا - اس نذر سے تجھ کو لیتا ہوں ؛

منتر ۱۲ - برہمن ۲ ادھیائے اول کانڈ ۴ اشت پنچ برہمن بھی وہی منتر مذکورہ الصدر ہے -

منتر ۸ سوکت ۱۴ - انوشپ ۳ - منڈل ۵ رگ ۱۲ ادھیائے ۱ اشک ۴ رگ وید بھی اسی کے مطابق ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجیل اور مقدس آتاناسس

(شیخ عبدالحق صاحب نومسلم کے قلم سے)

یہ بات کون نہیں جانتا۔ کہ پرانسٹنٹ کلیسیائین رسول پولوس کو نہایت واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔ اور ان کا دعویٰ ہے۔ کہ پولوس رسول ہمارا اسوۂ حسنہ ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں آج تک رسول پولوس کے نمونہ پر چلنے کی کم کوشش کی گئی ہے۔ اور ہم اپنے خیال کے ثبوت میں منجملہ دیگر اثبات کے سب سے پہلے یہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ رسول پولوس نے فرمایا "تم سب میری مانند بنو۔ جیسا میں مسیح کی مانند بنتا ہوں" ۱ کرنتھی ۱۱/۱ و فلپ ۳/۱۷ و ۴/۹۔ اور ۲ تسلو ۳/۷ ۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ رسول پولوس کس بات میں مسیح کی مانند بنتا ہے۔ اسکا جواب عہد جدید کی رو سے یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارا سردار کاہن سب باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا۔ عبرانی ۴/۱۵ ۔

اور مسیح ابدی کہانت کے عہدہ پر کب سرفراز ہوا۔ اس وقت جب یسوع کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھانا چاہا۔ اور خدا نے اُسے خداوند بھی کیا۔ اور مسیح بھی ۲/۳۶ اعمال پھر ہم کس کی مانند بنیں۔ اسی کی مانند کہ جس کی مانند تسلونیکیوں کے مسیحی کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کر کے تمام رسولوں اور خداوند کی مانند بنے تھے۔ ۱ تسلو ۱/۶ ۔

پس ہم کیا کہیں۔ کیا یہ کہ رسول پولوس مسیح کی مانند بن کر تثلیثہ اقانیم کو تربیع اقانیم بنا چکا تھا۔ یعنی وہ الوہیت میں حضرت مسیح کے برابر ہو گیا تھا۔ اور ہم سب بھی اس کی مانند جیسا وہ مسیح کی مانند بنا۔ الوہیت میں برابر ہو جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ رسول پولوس کا منشاء یہ ہے۔ کہ ہم زندگی بے گناہ رہ کر مسیح کا نمونہ قائم کر کے گناہوں سے اجتناب کریں۔ لیکن اگر حضرت مسیح الٰہی تھا جیسا کہ کلیسیاؤں کا عقیدہ ہے تو لاریب وہ کسی رسول یا مسیحی کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا ایک ایسی ہستی ہے۔ کہ اس جیسا دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یشعیاہ ۴۶/۵ آیت پس مسیح ہم سب کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ انسان ہو۔ اور پھر ہماری طرح آزمایا جا کر بے گناہ رہے عبرانی ۴/۱۵ ۔

اور یہ بات یوں بھی سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ کوئی خریدار اختیار کو اس بات کی تعلیم نہیں دیتا۔ کہ تم میری طرح ذی ادراک بن جاؤ۔ کیونکہ غیر مدرک جبھی غیر مدرک ہے جبکہ وہ اپنی ہیئت اور صورت کو لئے ہوئے قائم ہے اور مدرک جبھی مدرک ہے۔ جس صورت میں کہ اس میں ادراک کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اور یہی بات ان ہر دو کی ممیز اور فرق ظاہر کرنے والی ہے۔

لیکن اب دوسری طرف نگاہ کرو۔ مقدس آتاناسس مسیح کی تشریح فرما کر تمام مسیحیوں کو کس کی مانند بنانا چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ "کامل خدا اور کامل انسان" مسیح۔ نفس ناطقہ اور انسانی جسم کی ترکیب میں موجود آتاناسس ع ۳۲ ۔

مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ مقدس آتاناسس کے نزدیک مسیح دو ذاتوں یعنے مکمل خدا اور کامل انسان کا مجموعہ ہے یعنے کامل خدا اور کامل انسان = مسیح ۔

اب ذرا سوچو۔ کہ پولوس کا یہ کلام "تم سب میری مانند بنو۔ جیسا میں مسیح کی مانند بنتا ہوں۔ ایک قابل غور امر ضرور ہے۔ کیونکہ رسول پولوس مسیح کی مانند جبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ کامل خدا اور کامل انسان ہو گیا ہو ۔

اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ صرف انسانیت میں ہم اس کی مانند بنیں۔ اور بے گناہ رہیں۔ اور یہی رسول پولوس کا منشاء ہے۔ تو پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ از روئے واقعات حقہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ رسول پولوس لفظ مسیح کی تشریح خوب جانتے تھے۔ جو پانچویں صدی میں مقدس آتاناسس نے فرمادی۔

علاوہ اس کے یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر کوئی یہ خیال کرے۔ کہ انسان بھی خدا کی صورت ہو سکتا ہے کیونکہ لکھا ہے۔ "تب خدا نے کہا۔ کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنے مانند بنائیں" پیدائش ۱/۲۶ ۔ لہٰذا انسان تو پہلے ہی خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ اور پھر جب وہ پورے طور سے مسیح کی مانند بن جاوے۔ تو خدا کی صورت پر ہو سکتا ہے ۔

لیکن اس صورت میں یاد رہے۔ کہ پھر اُسے یونیٹرین کی طرف مائل ہونا پڑے گا۔ اور مسیح کی دو ذاتوں کا مضبوط شاہد فلیسیون ۲/۶ کو اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھے گا۔ اور وہ کلیسیا میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جائیگا۔

اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ رسول پولوس کا ارادہ تھی ۱/۱۱ سے یہ مطلب نہیں۔ کہ من کل الوجوہ انسان مسیح کی مانند بن سکتا ہے۔ اور رسول پولوس خود بہمہ وجوہ مسیح بن چکا تھا۔ بلکہ بعض خاص امور میں ایک دوسرے کے مشابہ بن سکتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں یاد رہے۔ کہ پھر کیوں فلپ ۲/۶ آیت کی رو سے مسیح کی دو ذاتوں کی تفسیر سمجھتے اور سمجھاتے وقت مسیح کی الٰہی ذات کی نسبت یہ کہتے ہو۔ کہ "اب و ابن" کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں۔ آتاناسس ع ۶ ۔

حالانکہ یونانی زبان کا لفظ ὁμοούσιος ڈاکٹر میکنائٹ کے قول بمعنی مشابہ ہونا ہی ہے۔ اور اسپر سٹیو ایجنٹ کی مستند سند کے سامنے لاجواب ہونا پڑیگا۔ اور ڈاکٹر دہنی اور ڈاکٹر ڈاڈرج کی تفسیروں کے علاوہ ریوائزڈ ورشن کی طرف بھی کان لگانا پڑے گا۔ اور اگر پھر بھی یہی رائے ہو۔ کہ حضرت مسیح خدا ہے۔ تو پھر کیوں یہ نہیں تسلیم کر لیتے۔ کہ رسول پولوس حضرت مسیح کے برابر تھا ۔

پھر رسول پولوس کہتا ہے۔ کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں۔ سب خدا کے بیٹے ہیں۔ روم ۸/۱۴ آیت۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ تمام مسیحی حضرت مسیح کے وسیلے خدا کے بیٹے ٹھہرائے گئے ہیں۔ روم ۹/۲۶ ۔

اب جائے غور ہے کہ قریباً تمام دنیا کی مسیحی تعداد میں سے دو ثلث وہ مسیحی لوگ ہوں گے۔ جو لفظ بیٹا سے مراد مسیح کا ازلی بیٹا ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ عقیدہ مقدس آتاناسس کے عقاید نامہ پر انحصار رکھتا ہے۔ آتاناسس ع ۶ و ۷ ۔

لیکن جب اناجیل کو دیکھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ عہد جدید کے مصنفین کا مسیح کو ابن اللہ لکھنے سے ہرگز وہ مطلب نہ تھا۔ جو مقدس اتاناسس نے پانچویں صدی میں ظاہر فرمایا ؛

یہ مسئلہ ایک نہایت دقیق مسئلہ ہے۔ لیکن ہم بفضل خدا اس کی تفصیل مفصل و مشرح تحریر کر کے حقیقت کو ثابت کئے دیتے ہیں۔

۱۔ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ مسیح نے شاگردوں سے پوچھا تھا۔ میں جو ابن آدم ہوں۔ کون ہوں۔ پطرس نے جواب دیا۔ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ متی ۱۶/۱۶۔ مسیح نے پطرس کے اس جواب کو صحیح قرار دیا۔ لہذا اس سے ثابت ہوا۔ کہ لفظ ابن آدم اور ابن اللہ مترادف اور ہم معنی ہیں۔

۲۔ لوقا ۱/۳۵ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بوجہ بزرگ ہونے کے وہ ابن خدا کہلائیگا۔ اور بھی دیکھو۔ گلت ۴/۴ آیت۔

۳۔ لوقا ۲۲/۶۹ (مسیح نے کہا) لیکن اب سے ابن آدم قادر مطلق خدا کی دہنی طرف بیٹھا رہیگا۔ اس پر ان سب نے کہا۔ کیا تو خدا کا بیٹا ہے۔ اس نے ان سے کہا۔ تم خود کہتے ہو۔ کیونکہ میں ہوں ؛

۴۔ یوحنا کی انجیل۔ ۵/۲۶ کیونکہ جسطرح باپ اپنے میں زندگی رکھتا ہے۔ اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا ہے۔ کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔ بلکہ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا ہے۔ اس لئے کہ وہ ابن آدم ہے (اصل یونانی کا ترجمہ یہ ہے۔ اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے) اور بھی دیکھو۔ یوحنا ۶/۲۷

محولہ بالا مقامات سے ثابت ہو گیا۔ کہ ابن آدم ابن اللہ ہر دو مترادف اور ہم معنی ہیں۔ لہذا مقدس اتاناسس کا لفظ بیٹا کی رو سے اسے ازلی بیٹا تسلیم کرنا اور پھر اس کی جانب اسی وجہ سے الوہیت منسوب کرنا یہ ایک قابل غور بات ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق عہد جدید سے کوئی سند نہیں ملتی۔

چونکہ ہماری غرض اس مضمون کے لکھنے سے صرف حق جو طلبا مسیح کی تسلی ہے۔ اس لئے ہم مقدس اتاناسس کے عقائد نامہ کے پیروکاران کا وہ جواب جو وہ بطور ثبوت اس دعوی کے بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ اس لفظ بیٹا سے مراد ازلی بیٹا ہے۔ لکھ کر اس کا مفصل جواب دیتے ہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

پس واضح ہو۔ کہ مقدس اتاناسس کے پیروکاران کا یہ عقیدہ کہ لفظ بیٹا سے مراد ازلی بیٹا ہے۔ انجیل یوحنا کے اس مقام کی بنیاد پر ہے۔ جہاں مسیح کہتا ہے۔ کہ میں باپ سے نکلا۔ اور دنیا میں آیا ہوں۔ پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔ یوحنا ۱۶/۲۸ اور بھی دیکھو یوحنا ۱۷/۵۔

اب اتاناسس کے پیروکار یہ کہتے ہیں۔ کہ ان مقامات کی رو سے ثابت ہوا۔ کہ بیٹے کی طرف پیش ہستی منسوب ہے ؛

لیکن ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ ابن آدم کے حق میں بھی پیشی ہستی کا بیان اسی انجیل یوحنا میں موجود ہے۔ دیکھو مسیح خود کہتا ہے۔ اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوا اس کے جو آسمان سے اترا۔ یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔ یوحنا ۳/۱۳۔ اور بھی دیکھو یوحنا ۶/۶۲ آیت لہذا ثابت ہوا۔ کہ ابن آدم کی جانب بھی پیش ہستی منسوب ہے۔ اس لئے لفظ ابن اللہ اور ابن آدم مترادف ہیں ؛

زبور ۲/۷ آیت۔ جس پر مقدس اتاناسس کے عقیدہ کی نمبر ۵ و ۶ کی ساری بنیاد ہے۔ سو بعض دوسرے چرچ والے مثلاً پریسبیٹرین کے تو اس مقام کی رو سے بھی یہ تفسیر تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر زبور ۲/۷ کی رو سے مقدس اتاناسس نے مسیح کو ازلی بیٹا تسلیم کیا ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ سلیمان کو ازلی بیٹا تسلیم کر لیا جاتا۔ جیسا کہ ڈاکٹر فاسیٹ صاحب نے اپنی تفسیر عبرانی ۱/۵ میں قاطع دلائل سے اس کو سلیمان اور پھر مسیح کے حق میں ثابت کیا ہے ؛

دوئم یہ کہ یہ زبور دراصل اس دن پورا نہ ہوا۔ جب مسیح مردوں میں سے زندہ ہوا۔ دیکھو اعمال ۱۳/۳۲ ۳۳ پس من کل الوجوہ و اثبات نتیجہ بھی ثابت ہوا۔ کہ لفظ بیٹا سے مراد ازلی بیٹا لینا۔ اور پھر اس کی جانب الوہیت منسوب کرنا مقدس اتاناسس کا اپنا ذاتی خیال ہے۔ جس کی سند عہد جدید سے نہیں ملتی ؛

آمدم برسر مطلب۔ پولوس کے عموماً تمام خطوط ہر یک سننے اور پڑھنے والے کو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ چنانچہ رسول مذکور کے خطوط شروع میں ہی یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ مسیح کو ابن اللہ کسی نہ کسی وجہ سے لکھنا سب سمجھا۔ دیکھو رومی ۱/۳ ۴ و ۱ کرنتھی ۱/۹ ۲ افسی ۱/۳ کلسیوں ۱/۱۳ وغیرہ ابن اللہ و ۱ تسلونیکی ۱/۱۰

پس اب سوچنا اس امر کا نہایت ضروری ہے۔ کہ اگر مسیح کو ابن اللہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر بموجب عہد جدید (جیسا کہ ہم نے ثابت کر دیا) وہ خدا ثابت نہیں ہو سکتے۔ پس پھر مقدس اتاناسس کیوں اس لفظ بیٹے سے الوہیت کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔

پراٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے نزدیک پولوس رسول کے بعد یوحنا رسول کا درجہ ہے اگر اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مقدس یوحنا نے بھی اپنی انجیل کے تصنیف کرنے کی علت غائی اسی ایک بات کو ٹھہرایا ہے۔ کہ یہ لکھی گئی تاکہ تم ایمان لاؤ۔ کہ یسوع مسیح ہے خدا کا بیٹا ۲۰/۳۱ انجیل یوحنا اور یہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اگر یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا تسلیم کر لیا جائے۔ تو الوہیت اس کی جانب منسوب کرنا عہد جدید سے ثابت نہیں ہے۔ پھر یہی یوحنا رسول کہتا ہے۔ کون خلاف واقعہ کہتا ہے۔ سوا اس کے جو یسوع کے مسیح ہونے سے انکار کرتا ہے۔ ۱ یوحنا ۲/۲۲۔

پس اگر یوحنا رسول کا یہ مطلب تھا کہ میری انجیل کی رو سے مسیح کو خدا تسلیم کیا جائے۔ تو وہ اپنی انجیل میں موجود مذکورہ الفاظ کی بجائے اس مقام یعنی یوحنا ۲۰/۳۱ میں یہ لکھتا۔ یہ لکھی گئی۔ تاکہ تم ایمان لاؤ۔ کہ یسوع مسیح الوہیت کا مظہر ہے۔ اور اپنے خط ۱ ۲/۲۲ والی آیت میں یہ لکھتے۔ کہ کون خلاف واقعہ کہتا ہے۔ سوا اس کے جو یسوع کے خدا ہونے اور تثلیث کے اقنوم ثانی ہونیکا انکار کرتا ہے۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ لہذا معلوم ہوا۔ کہ پولوس و یوحنا رسول اپنی تعلیم کی جزو اعظم اسی کو بتاتے ہیں کہ یسوع کو ابن اللہ اور مسیح اللہ تسلیم کر لیا جائے۔

اس مضمون کے متعلق ہمارا ایک خط ایڈیٹر صاحب نور کی خدمت میں پہنچا تھا۔ جس میں ہم نے اس امر کا ثبوت دیا تھا۔ کہ مقدس اتاناسس کا لفظ بیٹا سے مراد ازلی بیٹا لینا۔ اور پھر اس کی جانب الوہیت منسوب کرنا عہد جدید سے ثابت نہیں ہے۔ اور ان الفاظ کے رد سے ایڈیٹر صاحب نور کا جواب ہمارے مطالبہ کا جواب نہیں ہو سکتا۔ لیکن مقدس اتاناسس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ لفظ بیٹا سے مراد ازلی بیٹا ہے۔ اور ہم نے اس کے رد میں ثبوت دیا ہے۔ کہ عہد جدید سے ثابت نہیں ہے۔ اور ان الفاظ کے رد سے ایڈیٹر صاحب نور کا جواب ہمارے مطالبہ کا جواب نہیں ہو سکتا۔ لیکن مقدس اتاناسس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ لفظ بیٹا سے مراد ازلی بیٹا ہے۔ اور ہم نے اس کے رد میں ثبوت دیا ہے۔ کہ عہد جدید سے ثابت نہیں ہے۔ اور ان الفاظ کے رد سے ایڈیٹر صاحب نور کا جواب ہمارے مطالبہ کا جواب نہیں ہو سکتا۔

حبیب محمود

از قلم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب
افسر مال۔ جہلم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

KHILAFAT LIBRARY

یہ آیت کریمہ اس عظیم الشان انسان کی شان عظمےٰ میں نازل ہوئی تھی۔ جو اپنی برکات انسانی۔ تصرفات ضمیری محاسن روحانی کے حکم فطری کی وجہ سے نوع انسان میں سے ایک بے بدل عدیم المثل انسان تھا۔ دربار ایزدی سے ایک انسان کو یہ مقام اور یہ فخر عطا کیا جانا ایک خاص شان رکھتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جس پہلو سے مطالعہ کریں۔ اپنے محاسن میں بے نظیر اور مخلوق کے لئے کامل رہبری کا نمونہ رکھتی ہے۔ آپ نے یتیمی دیکھ کر اسطرح زندگی بسر کرنی چاہیئے آپکی زندگی سے یہ پورا سبق ملتا ہے کہ ایک متاہل انسان کو اپنے اہل عیال سے کیا سلوک روا رکھنا چاہیئے آپ نے اپنے اسوۂ حسنہ سے اس امر کے لئے کافی وافی رہنمائی فرمائی کہ بحیثیت حکمران اور جرنیل کے رعایا اور فوج کے ساتھ کیا سلوک روا رکھنا چاہیئے۔ غرضیکہ اسی ذات بابرکات کی زندگی میں ایک یتیم ایک ایسے ملک قوم میں وجود پذیر ہوتا ہے۔ جو اپنے اس وقت کے خیالات مشاغل اور چلن کے اعتبار سے دنیا کے دوسرے ملکوں اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں ایک آخری درجہ سے بھی کم مرتبہ رکھتی ہیں۔ باوجود ان تمام کمزوریوں اور برائیوں کے بمصداق الم یجدک یتیما فاٰوی۔

ایک یتیم ہستی کو اس معراج پر پہنچایا۔ جو آج تک کسی انسان کے حصہ میں نہیں آئے ہیں۔ یہ اس کی فطرت اور خمیر ہے۔ جو اس قسم کا ممتاز اعلےٰ بنایا گیا تھا۔ کہ کوئی دوسرا اس کی مثال نہیں رکھتا۔ جس خاندان میں یہ مفخر بعثت تاج رسالت پیدا ہوتے ہیں۔ گو وہ اس وقت کے افراد قوم میں سے ممتاز اور شریف تھا۔ لیکن جو خصوصیتیں اور جو امتیازات یہ یتیم لیکر آیا تھا۔ وہ اس میں کہاں تھے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اگرچہ اس وقت کے لوگوں اور مدبروں کے حالات کے مطابق اس یتیم کی نسبت خیالات کی بلند پروازی نہ ہو مگر قدرت جانتی ہے۔ کہ اس فطرت کو کیا کچھ دیکر مبعوث کیا گیا ہے۔ اور اس پر کیسی کیسی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ اور جسے شروع میں سوائے اپنے خاندان اور شہریوں کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اسکی غلغلہ اقصائے زمین تک ہی نہیں بلکہ اقصائے افلاک تک بھی جاوے گا۔ اور اسکا ذکر بمصداق۔ ورفعنا لک ذکرک۔ زمین و آسمان کے دور و دراز شہروں تک پہنچایا جاوے گا۔ اس کی یتیمانہ آواز نہ صرف اپنے خاندان ہی تک محدود رہے گی۔ بلکہ اقصائے دنیا کی قوموں تک اس کی رسائی ہوگی۔ اور کل دنیا پر وہ موثر اور بارعب ثابت ہوگی۔ بارگاہ ایزدی سے ارشاد ہوتا ہے۔

الم نشرح لک صدرک۔ جو فرائض جو کام آنحضرت کے ذمہ ہمت پر لگائے گئے تھے۔ وہ آسان اور معمولی نہ تھے۔ زمانہ کی رفتار اور عرب کی حالت کے مقابلہ میں وہ سخت مشکل اور غیر معمولی کام تھے۔ آنحضرت کی نبوت کن امور کے مقابلہ میں علم افروز تھی۔

(الف) عرب کے مقابلہ میں۔

(ب) عرب کی طبائع کے مقابلہ میں۔

(ج) عرب کی قدامت پسندی کے مقابلہ میں۔

(د) عرب کی بت پرستی اور شرک و بدعت کے مقابلہ میں۔

(ھ) عرب کے ادیان کے مقابلہ میں۔

(و) دنیا کے کل دیگر مذاہب کے مقابلہ میں۔

(ز) لوگوں کی فطرتوں کے مقابلہ میں جو عموماً راہ کج پر چلتی ہیں۔

ایک یتیم اور پھر ایک ایسا یتیم جو نہ کسی درس میں گیا ہے۔ اور نہ کسی مکتب کا شاگرد بنا ہو۔ یہ فرائض اپنے ذمہ ہمت پر لیکر آتا ہے۔ اور اخیر تک انہیں اس استواری اور اس ہمت سے قائم اور ثابت رہتا ہے۔ کہ باوجود سخت سے سخت مقابلوں کے بھی اس کی ہمت اور عزم میں فرق نہیں آتا۔ صرف اپنی قوم اور اپنا ملک ہی مقابلہ پر نہیں بلکہ ساری دنیا سارے مذاہب ساری قومیں مقابلہ پر آتی ہیں۔ اگر عرب ایک طرف ہیں۔ تو یہود اور صابئین دوسری طرف ہیں۔ اگر عیسائی ایک طرف ہیں۔ تو زرتشتی اور دیگر اصنام پرست دوسری طرف۔ دعوی اس عبد اور ادھر کوئی یار نہیں کوئی مددگار نہیں۔ اور پھر دعوے کیا یہ کہ آؤ صرف ایک ہی خدا کی پرستش کریں۔ یہ مصداق تعالوا الی کلمۃ واحدۃ ایک ہی سبیل لیں۔ اور بہ نحوائے قل ھو اللہ احد اور سب سہارے توڑ کر صرف ایک ہی کے ہو رہیں لوگ خدا کے نام سے نفرت گزیں ہیں۔ اور اس کے صدہا روپ بنا چھوڑے ہیں۔ اور ادھر اس کی منادی ہوتی ہے۔ بآواز دہل ایک یتیم کہہ رہا ہے۔ کہ ان سب بتوں کو توڑ دو۔ سب اصنام چور چور کر دو۔ سب قسم کی شرکیہ اور بدعتیں توحید سے بدل دو۔ کثرت پرستی سے وحدت پرستی کی طرف آجاؤ۔ اگر یہ نہیں کرتے۔ تو میں اخلاقی روحانی رنگ میں تمہارے مقابلہ پر ہوں۔ مجھے قائل کر دو یا قائل ہو جاؤ۔ اور تم ہرگز مجھ پر غالب نہ آسکو گے۔ اسلام سب پر غالب رہیگا۔

یہ دعوی اور ادھر یہ حالت بھلا کس کا دل و گردہ ہے کہ ان صعوبتوں میں یہ کام اپنے ذمہ ہمت پہ لیکر اٹھے۔ یہ اسی کا حوصلہ اور دل و گردہ تھا جس کا نام محمد تھا (صلے اللہ علیہ وسلم)

باوجود قسما قسم کی مخالفتوں۔ معاندتوں۔ مناقشوں اور صعوبتوں کے فضل ایزدی یہ رہا۔ کہ اخیر تک اُن کے ارادوں اصلاحات میں کوئی ایسی رکاوٹ نہ پیدا ہوئی کہ جس سے یہ کام رک جاتا۔ اگرچہ رکاوٹیں صدہا ڈالی تو گئیں۔ مگر کامیابی کسی میں نہ ہوئی۔ باوجود صدہا حملوں اور یورشوں کے اخیر پر وہ مرد خدا اپنے مشن میں فخر و اقدام کے ساتھ کامیاب ہوا اور اُن خدمات کے صلہ میں یہ مزید اکرام ہوا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اس میں شک ہی کیا ہے۔ کہ ہزاروں قسم کی نعمائے روحانی سے وہ ذات اقدس متخر ہوئی۔ اور صدہا اکرام و اقدام اس کے حصہ میں آئے۔ سب سے زیادہ تر یہ کہ اُسے اسلام ساوین دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ تمہارے حصہ میں ہم نے دین اسلام رکھا ہے۔ اور یہی بڑا تحفہ ہے اللہ اکبر حبیب خدا کو کیسا عظیم الشان تحفہ دیا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ مسلمانو اسوچو۔ اور فخر کرو کہ تمہارے واسطے رسول کریم بارگاہ ربانی سے کیسا پاک اور محترم تحفہ لائے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

جسکا نام اسلام ہے۔ اسلام کے لغوی معنے گردن نہادن کے ہیں۔ وہ سب کہ مسلمانوں اور مومنوں کو اور سب سفلی دروازوں اور بارگاہوں سے آزاد کرکے اس دروازہ اور بارگاہ عالی کا پرستار اور متقیہ بنایا گیا۔ جو سب پر غالب اور سب سے رافع ہے۔ یعنی قدرت ازلی نے یہ گوارا نہیں کیا کہ امت محمدیہ کسی اور بارگاہ میں جاکر یہ گردن اطاعت جھکائے۔ اس واسطے یہی پسند کیا گیا۔ کہ وہ صرف خدا ہی کی بارگاہ میں جھکے۔ اور اسی پر بھروسہ اور امید رکھے۔ اگر کوئی دنیاوی بادشاہ رعایا برایا میں سے کسی جماعت رعایا کو یہ کہے۔ کہ میں تمہارا تعلق صرف مجھ ہی سے ہے۔ تو وہ گروہ رعایا کیا خوش نصیب اور کیا کامیاب ہوگا۔ کیا جب خدا ہمیں اپنا بناتا ہے۔ اور اپنے ہی سامنے ہمیں جھکنے کا حکم دیکر اور قیود سے ہمیں آزاد کرتا ہے۔ تو ہم خوش نصیب نہیں ہیں۔ اور کیا ہمارے واسطے یہ فخر کا مقام نہیں ہے۔ یہ درجہ ہمیں کس کی معرفت نصیب ہوا۔ اور اس امتیاز کے دلانے والا کون مرد خدا ہے۔ وہی جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور جو خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہے ؎

نکتہ لولاک شان پاک اوست۔ سرقد چشم عزیزاں خاک اوست
آنکہ در دنیا سراجا شد منیر۔ آں ہمہ خلق خدا را دستگیر

چونکہ یہ گردنیں اسی ذات اقدس رسول عربی نے بارگاہ عزیزی پر جھکوائی ہیں۔ اور اس مقدس ہاتھ نے انہیں سربسجود کرایا ہے اس واسطے اس ذات قدسی کو بھی اس سے ایک نسبت لازمہ ہے۔ جب تک اس پر ایمان نہ ہو۔ جب تک خلاصہ اسلام اُسے نہ سمجھا جاوے۔ جب ہم اُس کے واسطے غیر تمند نہ ہوں جب تک اُس کی معرفت خدا پرستی وحدت اور گردن نہادن کا سبق نہ لیں تب تک ہم مسلمان نہیں ہوسکتے۔ تب تک ہمارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ اُس نے ہمیں جو کچھ کہا۔ اور جو کچھ سنایا۔ گویا خدا نے کہا۔ اور خدا نے سنایا۔ یہ فحوائے۔ وما ینطق عن الھوے ان ھو الا وحی یوحے۔

دیکھو اس میلاد عظیم الشان کی خدا پرستی خدا جوئی رضائے الٰہی ایمان داری اور فطری برتری کس شان کی ہے۔ باوجود اتنے عالی شان احترامات مکارم اور فضائل کے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہ کہی۔ جو ارادۂ الٰہی کے خلاف ہو۔ اور جس میں کوئی ذاتی غرض ہو۔ احب اللہ دال بغض اللہ اپنی ذات اور اپنی غرض کو بھی۔ یہ مصداق ان اجری الا علی اللہ۔ اسی کا تو یہ صلہ ہے کہ یہ آیت نازل ہوتی ہے۔

اسپر ہی ختم نہیں۔ مولائے کریم اپنے کے کام اُن کی تجویز ان کے تدبر کو اپنا کام اپنا فعل قرار دیتا ہے۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ؎

ما رمیت او رمیت شان او۔ ایں بد اللہ وصف انگشتان او

پس اُس حوصلہ اُس ہمت اُس خدا پرستی اُس خدا پژوہی اُس خدا جوئی۔ اُس اعتماد خدائی کا نتیجہ تھا۔ جو آنحضرت کو فطرتاً حاصل تھا۔ اللہ جل شانہٗ نے فطرت ہی آنحضرتؐ کی ایسی بنائی تھی۔ وہ سراسر نور اور سعادت تھی۔ اُس میں سوائے نیکی اور خلوص و محبت کے کچھ اور تھا ہی نہیں۔ ذرا احادیث کو غور سے ملاحظہ کرکے دیکھو۔ کہ وہ شخص جو گویا جنگلیوں اور وحشیوں میں پیدا ہوا تھا۔ اور اُس حالت میں کہ اس کے عظیم الشان حیرت افزا دعوے سے سب ارد گرد کے حیران۔ معاند اور مخالف تھے جس نے ایک حرف کیا ایک نقطہ بھی کسی سے نہ سیکھا جس کا کوئی ماسٹر اور استاد نہ تھا۔ وہ اس قسم کی معادی اور معاشرتی تعلیم دیتا ہے۔ کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگرچہ اس نے کسی کالج میں فلسفہ نہیں پڑھا۔ لیکن آج اسکا تمدنی۔ اخلاقی۔ ملکی اور قومی فلسفہ ساری دنیا کے فلسفیوں کا سرتاج ثابت ہو رہا ہے۔ وہ باتیں جو ضخیم کتابوں میں بھی نہیں سماتیں۔ اُس کے چند لفظوں میں ہی سما جاتی ہیں ؎

بیت او بیت حق شد نو بنو۔ کنت کنزاً مخفیا شد زر پدید

اگر اس کے فلسفہ پر شروع شروع میں مخالف طبائع نے بہت کچھ کہا اور اب تک بھی بہت سے نکتہ چین لوگ بہت کچھ کہتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ دن بدن اس کے عالی شان الہامی فلسفہ کی برکات اور فضائل و محاسن کا رفتہ رفتہ کس خوبی سے اعتراف کیا جا رہا ہے۔ جب اُس نے خالص وحدت کا وعظ کیا۔ تو لاکھوں لوگ اس کے خلاف ہوگئے۔ آج زمانہ جوق جوق اسی کی طرف رجوع لا رہا ہے۔ جب اُس حبیب مولا نے کوہ فاران کی چوٹیوں پر کھڑے ہوکر عرب کو یہ دعوت دی۔ کہ یہ تمہارے بت اور تمہارے شرک و بدعت باقی نہیں رہ سکتا۔ اور اب خاتمہ کا وقت آگیا۔ بہ مصداق جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ تو عرب میں ایک شور پڑ گیا اور عرب کے تن من میں آگ لگ گئی۔ اور دنوں بدنکر بھڑک گئی لیکن آج وہی عرب ہے۔ ہاں وہی ایشیا عرب جس کے انسان کیا۔ پتھر۔ کنکریاں۔ ریزے۔ ذرات۔ نباتات و جمادات بھی نغمہ وحدت میں سرشار ہیں۔ سوائے وحدت کے کوئی اور آواز ہی نہیں آتی۔ سوائے توحید کے اور کوئی مشغلہ ہی نہیں اللہ اکبر اُس صدائے اعجمی اور اعلان محمدی میں کیا کچھ اثر اور کیا کچھ زور و جذبہ تھا۔ عرب ہی میں یہ اثر نہ ہوا۔ بلکہ صدائے دنیا تک پھیل گئی۔ دنیا کا ایک بڑا حصہ اس رنگ وحدت میں رنگا گیا۔ قومیں خود بخود اس کی طرف آرہی ہیں۔ مبارک ہیں وہ قومیں جو دامن محمدی سے وابستگی پیدا کرنے میں عجلت اور استقامت سے کام لیتی ہیں۔

آنحضرتؐ نے ہمیں صرف معادی ہی نہیں دیا۔ معاشرتی بھی دی۔ ذرا قرآن شریف غور سے پڑھو۔ کہ اس میں ہمیں کیا کچھ اور کس خوبی سے لکھا گیا ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے۔ جس سے قومیں نبتی اور ارتقائے رنگ میں ترقی پذیر ہوئی ہیں نہ صرف تمدنی اور معاشرتی پہلو ہی سے بلکہ وجدانی اور روحانی نقطۂ خیال سے بھی آج جو مصالحہ اور جو جوہر وجدانیات اور روحانیات کا اسلام میں پایا جاتا ہے اور کس میں ہے اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اسمیں ایک زندگی ہے۔ وہ ایک لازوال زندگی بخشتا ہے۔ جو لوگ اسمیں آتے اور اس سے لو لگاتے ہیں۔ وہ وجدانی سے الگ ہیں۔ ایک خوش آئند زندگی پاتے ہیں ذرا ان مردان خدا صحابان رسول عربی کی طویل فہرستیں ہاتھ میں لیکر دیکھو۔ جن کی ولایت خدا پرستی پر ہزاروں دلائل اور براہین قائم ہو چکی ہیں جن کا ثبوت آفتاب کی طرح ہے کیا یہ سلسلہ کسی اور مذہب میں ہے اور پھر اس کثرت اور اس صفائی سے پایا جاتا ہے۔ رسول عربی نے اُن دروازوں کو کھول دیا جن کے راستہ سے خدا کی رحمتیں نازل ہوتیں۔ اور جن کے ذریعہ خدائی برکات کا فیضان ہوتا ہے۔ اگر اور مذاہب میں یہ راستہ بند ہو چکا تھا۔ تو اسلام میں ایک خوش اسلوبی سے کھولا گیا۔ اور اس طریق سے کہ ہر شخص اُس میں جا سکتا اور ہر فرد اس مہم میں کامیاب ہونے کے واسطے کوشش کر سکتا ہے۔ ولقد کرمنا بنی آدم کے تاج فاخرہ سے اس رنگ میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت وجدانیات اور روحانیات سے امت محمدیہ کو محروم نہ کہا۔ مبارک ہے امت محمدیہ جسے ایسا عظیم الشان خاتم النبیین ملا ہے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ؎

رسالہ تبلیغ حضرت نبی اکرم صلعم (اسلام اور عیسائی) از مولوی

مسلم یونیورسٹی

KHILAFAT LIBRARY

نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج نے مسلم یونیورسٹی کے متعلق ایک ۱۲ صفحات کا ٹریکٹ ہمارے پاس بھیجا ہے جس کا ضروری اقتباس ہدیہ ناظرین ہے نواب صاحب کا مشورہ قابل قدر ہے اگر بھی خواہ مسلم یونیورسٹی اسپر عمل پیرا ہوں۔ تو انشاء اللہ یقیناً نفع میں رہینگی (ایڈیٹر)

کوشش و سعی کا دروازہ تو کبھی بند ہو ہی نہیں سکتا متمدن اقوام میں یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہا ہے۔ اور جاری رہیگا۔ خود قومی یونیورسٹیوں کا وجود آج سے پانچ برس پیشتر محال معلوم ہوتا تھا۔ مگر آج ممکن ہوگیا۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ جو مشکلات آج ہماری راہ میں حایل ہیں وہ ہمیشہ ہمارے لئے سد راہ بنی رہیں۔ اور اگر ہمیشہ یہی انتظار رہا کہ کل انادی حاصل ہونے تک یونیورسٹی قبول ہی نہ کی جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنا زمانہ اس امید و بیم میں گذریگا۔ سراسر قوم کا نقصان ہوگا جس کے ہم جواس کی طرف سے امین ہیں جوابدہ ہونگے۔ اگر بانیان محمڈن کالج کا بھی یہی اصرار ہوتا کہ شروع ہی سے ایم اے اور ڈی ایس سی تک کے الحاق کا حق ہمارے کالج کے لئے منظور ہو جائے۔ تو وہ چھوٹا سا اسکول جو ۱۸۷۵ء میں کھولا گیا تھا۔ اور جو ۱۸۷۸ء میں ایف اے کلاس تک کالج بنا۔ اور ۱۸۸۶ء میں بی اے تک تعلیم دینے کے لئے ملحق کیا گیا وہ اس وقت ایم اے ایم ایس سی، ڈی ایس سی اور ایل ایل بی کی ڈگریوں کے لئے طلبا تیار کرنے کے قابل نہ ہوتا ان حالات پر غور کر کے حق پسند حضرات جو نتیجہ چاہیں نکالیں مسلم یونیورسٹی قائم ہونے پر ہندو یونیورسٹی ایکٹ کے مطابق اپنی یونیورسٹی میں چانسلر کے انتخاب کا پورا اختیار رہوگا (اسٹیٹوٹس دفعہ ۴ (۱)) جس کو چاہیں ہم اپنی یونیورسٹی کا چانسلر منتخب کریں۔ وائس چانسلر اور پرو وائس چانسلر کے انتخاب کا بھی پورا حق ہم کو حاصل ہوگا کہ جس کو چاہیں ہم منتخب کریں۔ البتہ ان عہدوں پر تقرر وزیر کی منظوری کے تحت میں ہوگا۔ اور اس کا بہت کم اندیشہ ہے کہ جن ممتاز افراد قوم کو کورٹ جیسی مقتدر جماعت بالاتفاق ان عہدوں کے لئے منتخب کرے گی ان کا تقرر بغیر کسی بہت ہی غیر معمولی وجہ کے وزیر نامنظور کر دے۔ اور سنیٹ جس کے ہاتھ میں تعلیم کی باگ ہوگی اس میں منجملہ پچاس ممبروں کے ۴۵ ممبر خود ہمارے منتخب کردہ ہوں گے صرف پانچ ممبر گورنمنٹ کی طرف سے نامزد ہوں گے اور منجملہ ان ۴۵ کے بھی قانون میں یہ قید لگا دی گئی ہے کہ کم سے کم ۲۷ ممبر ضرور مسلمان ہوں گے (اسٹیٹوٹس دفعہ ۱۹) اس کے علاوہ خاص توجہ کے قابل یہ حقیقت ہے کہ ہندو یونیورسٹی ایکٹ کے بموجب ہماری یونیورسٹی میں مذہبی اور مشرقی علوم کے فیکلٹیاں بھی قائم ہوں گی جن میں سے مذہبی فیکلٹی میں تو از روئے قانون گورنمنٹ کو کسی قسم کی نگرانی یا مداخلت کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (ایکٹ دفعہ ۴ (۲) دفعہ ۱۷ (۱۵))

۱۵ (۱) مجوزہ مسلم یونیورسٹی کے مقاصد پر جب کبھی بحث ہوئی ہے تو ہمیشہ اس پر زور دیا جاتا رہا ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی قائم کرنیکا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کا اعلیٰ پیمانہ پر انتظام کر سکیں گے۔ سرکاری یونیورسٹی کی ماتحتی میں مذہبی تعلیم کا انتظام نہ آجتک ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے ایک گورنمنٹ کا مذہب ہم سے جدا ہے۔ دوسرے اس کے زیر حکومت مختلف مذہب کے لوگ آباد ہیں۔ لہذا گورنمنٹ سے سرکاری یونیورسٹیوں میں اپنے مذہبی تعلیم کے انتظام کی توقع رکھنا ایک بے نتیجہ آرزو ہے ہر طرف سے شکایتیں سنی جاتی ہیں کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ مذہبی رنگ سے معرا ہے۔ اور اس گروہ کی نظروں میں مذہب بے وقعت ہوا جاتا ہے۔ اس مرض کا اصلی سبب وہی ہے۔ جو اوپر عرض ہو چکا یعنی سرکاری یونیورسٹی کی ماتحتی میں ہم مذہبی تعلیم کو کسی طرح وہ اہمیت نہیں دے سکتے جو اس یونیورسٹی کی منظور کردہ دنیاوی نصاب تعلیم کو حاصل ہے جس میں امتحان پاس کئے بغیر کامیابی سند مل ہی نہیں سکتی اپنی یونیورسٹی میں ہم البتہ حسب صوابدید خود مذہبی تعلیم کے متعلق مناسب قیود اور پابندیاں عاید کر سکیں گے جس سے ہمارے طلبا کو اس تعلیم کی طرف توجہ کرنا ناگزیر ہو جاوے۔ اگر مسلمانوں کو حقیقت میں مذہب سے محبت ہے۔ تو یہی ایک وجہ مسلم یونیورسٹی قبول کرنے کی تائید میں کافی و وافی ہے جس سے ہمارا عزیز ترین مقصد حاصل ہوتا ہے مسلمان تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مذہب اسلام سے واقف کرنیکا ایک حقیقی ذریعہ ہمکو ہاتھ آتا ہے ایسے ذریعہ کو ہاتھ سے کھونا وہ مسلمان کیونکر گوارا کر سکتا ہے۔ جس کے دل میں کچھ مذہب کی وقعت ہے اور جس کی سچ مچ یہ تمنا ہو کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اپنے مذہب سے اچھی طرح واقف ہوں اور وہ واقفیت ان کے سچے مسلمان بنانے میں معاون ہو۔ (۲) اورینٹل یعنی علوم مشرقی کی فیکلٹی قایم ہو جانے پر ہم اپنے قدیم مشرقی علوم کی حفاظت اور اردو زبان کی ترقی بغیر کسی روک ٹوک کے کر سکینگے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری اس خواہش کی تکمیل میں گورنمنٹ کے حائل ہونیکا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ سرکاری یونیورسٹیوں میں یہ فیکلٹی موجود نہیں صرف پنجاب یونیورسٹی میں البتہ ابتک برائے نام اس کا وجود باقی ہے۔ اردو زبان کی وسعت اور ترقی اور ہماری قومی ترقی تسلیم کیجاتی ہے اور ہر حصہ ملک کی طرف سے اردو زبان کی طرف توجہ ہونے پر اصرار کیا جاتا ہے۔ عربی اور فارسی سے اردو کا جو تعلق ہے اور ان زبانوں کے تحفظ اور مطالعہ پر اردو زبان کی وسعت اور ترقی کا جس قدر دار و مدار ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ نیز مسلمانوں کے مختص القوم دیرینہ علوم و فنون عربی اور فارسی زبانوں کے ذخائر میں دفن ہیں اور آج اس علمی ترقی کے زمانہ میں بھی علمی نقطہ خیال سے ایسے عربی اور فارسی کتابوں کے ترجمے جو ہمارے قومی ادبار کی بدولت دوسرے ممالک میں پہنچ جانے کی وجہ سے نایاب ہو گئے ہیں۔ عزت وقعت اور نفع کے ساتھ مطالعہ کئے جاتے ہیں۔ اسلام کی تاریخ جس سے ہمارے طلبا بالکل ناواقف رہتے ہیں آئندہ ان کا قومی کیریکٹر ڈھالنے میں بہت زیادہ کارآمد

اصلی ممیرا اور ممیرلکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرلکا سرمہ کا اعلان عرصہ درازسے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بیمار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سیل۔ سرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بیمار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عمدہ قسم دوم ۸ قسم سوم ۴ عمدہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ ۱۶۰۔ ترکیب استعمال ممیرا چھپر پر گڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں۔ اس کے لئے مفید ہے۔

سنت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح بواسیر وجذام واستسقاء زردی رنگ وتنگی نفس ودق شیخوخیت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم متفتت سنگ گردہ ومثانہ ومسہل البول وسیلان منی دیوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ تخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عمدہ قسم دوم ۸ رنی تولہ۔

KHILAFAT LIBRARY

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم

لنگیاں شہدی۔ پشاوری اور بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ ماشی ریشمی سوتی۔ لٹری ململ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان

نئی ایجاد سیویوں کی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے اور ہنڈل پھیرتے جاؤ ایک گھنٹہ کے اندر سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور جوان سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف ۱۲ علاوہ محصول رکھی ہے۔ وزن صرف ایک سیر ۔

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ارسال ہوگی۔ تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہے۔

نوٹ:۔ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں ۔

مستری فضلکریم احمدی قادیان ضلع گورداسپور

۱۶ نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۶ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پتہ لکھنے پر جنتری بلا محصول وبلا قیمت بھیجی جاتی ہے۔

چھ مشہور دوائیوں کا بکس

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گذشتہ ۳۱ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں۔ اسلئے قدیم خریداروں کو مخاطب کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نئے اصحاب کے لئے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہو گئے ہوں۔ یقین دلانے اور آزمائش کے لئے یہ مندرجہ ذیل چھ مشہور اور مجرب ادویات کے نمونہ کا بکس بنا ہے۔ جسمیں اسقدر کافی ہر ایک ادویہ ہیں۔ کہ آزمائش پورے طور سے ہو سکتی ہے۔

دواؤں کے نام

دمہ کی دوا۔ دمہ کیسا ہی زور میں ہو۔ فوراً دباتی ہے۔ **کولاٹانک** ہر ایک کے لئے طاقت بڑھانے کی دوا۔ **مقوی باہ کی گولیاں**۔ جیسا نام ویسا فائدہ۔ **عرق کافور**۔ ہیضہ اور گرمی کے دست کی ایک ہی دوا۔ **جلاب کی گولیاں**۔ شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو خلاصہ اجابت ہوتی ہے۔ **عرق پودینہ سبز**۔ درد شکم وریاحی درد کی دوا۔ پوری حالت نہ بھیجئے بلا قیمت طلب کر کے دیکھئے۔ ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا ہم آرائشاً ایک شیشی صرف رکھ دیتے ہیں۔ معجون طلسمی ایس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عمدہ طلا طلسمی یہ کمزوری دور کرنیکے لئے بے نظیر چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو یا عصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عمدہ ۱

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا۔ قیمت فی بکس ۴

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ

بلب گڈھ (دہلی)

KHILAFAT LIBRARY

تعریف کے لفظ کیا کیا

مندرجہ ذیل خط ملاحظہ فرمادیں!

جناب شریمان پنڈت جی! جے سری کرشن!

"میں بہت خوش ہوں کہ آپ پبلک کی خاطر بڑی مشقت سے اپنا تن - من - دھن قربان کر رہے ہیں - اگر آپ کو موجودہ زمانے کا دھنونتری کہا جائے تو کچھ نامناسب نہ ہوگا - دیگر طبیبوں کو آپ کی طرف دیکھ کر سبق سیکھنا چاہیے - مگر بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ تمام طبیب غفلت کی نیند سو رہے ہیں -

میرے خیال میں اگر کسی دوائی خانہ یا اوشدھالیہ کا امتحان کیا جائے تو شاید چیز کوئی بھی ثابت نہ ہوگی - سب روپیہ کمانے کا ڈھنگ ہے - ان کا تو یہ حال ہے کہ

"لاگیاں لاگ لے لینا بھاویں جاندی ہی سنڈی ہو جائے"

کسی کو یہ خیال نہیں کہ ایشور نے ہمیں کس کام کے لئے بھیجا ہے - ہمارا فرض ہے کہ ہم حکمت کو عروج میں لادیں - کوئی یہ نہیں سوچتا کہ ہمارے بزرگ کیا تھے اور ہم کس نیند میں سو رہے ہیں - آفرین پنڈت جی آفرین! ایسا ہی ہونا چاہیئے آپ کی ایجاد امرت دھارا نے وہ نام پایا ہے کہ شاید و باید -

میں نے آپکی دو چیز اوشدھیات کا امتحان کیا ہے اور انہوں نے میرے تجربہ میں سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے میرے بھائی کو تل کا عارضہ کوئی سال سے تھا - ڈاکٹر بال کشن صاحب نے زور لگایا - عمدہ چرنداس صاحب نے دو مہینے علاج کیا اس کے بعد دیہ راج لالہ سردار لال جی سے علاج کرا رہا - مگر آفرین ہے آپ پر کہ آپکی آنکھ آنے کی شیشی نے ایسا فایدہ کیا کہ تل اپنا راستہ لیکر رہ گئی - اب بالکل آرام ہے -

کوئی ایک ماہ کا ذکر ہے کہ جلال آباد میں ہیضہ پھیلا ان دنوں میں ۱۳۰ مریضوں کا معالج تھا جن میں سے ۱۲ شفایاب ہوئے - کس طرح؟ امرت دھارا سے جسکو میں نے ایک دوائی میں ملا کر استعمال کیا - پچھلے دنوں اسی طرح جلال آباد میں طاعون (پلیگ) کے دنوں میں نے امرت دھارا کو بالکل ہی امرت کی دھار پایا - میں نے اسکو چند ادویات میں ملا کر مرہم کے طور پر بنا لیا - اور مرہم کی خوبی یہ کہ دوسری دفعہ لگانے کی ضرورت نہیں پڑی - اور کوئی دوائی کھلانے کو نہیں دی گئی - اس مرہم کا پھایہ اس طرح چپک گیا کہ اتارنا محال ہو گیا یہ اسپوقت اترا جب مریض بالکل شفایاب ہو گیا - میں نے ۳۰ مریضوں کا علاج کیا اور ۳۰ ہی شفایاب ہو گئے اور کسی کو سرسام کی نوبت نہیں پہنچی - میں نے غذا بالکل نہیں بند کی - روٹی وغیرہ سب کچھ کھلاتا رہا - کوئی بھی ایسا مریض دیکھنے میں نہیں آیا جسنے دوسری دفعہ مرہم لگوائی ہو اور تین دن کے بعد پھایہ اتر جاتا تھا اور مریض بالکل تندرست ہو جاتا تھا - آفرین! پنڈت جی آفرین!!

امرت دھارا کو میں نے ان اشخاص پر آزمایا جن کو بڑی بڑی پرانی نسیان ہو گئی ہوئی تھی - اب میں آخری لفظوں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی اخبار دیش اوپکارک کی بہت تعریف سنی ہے - برائے مہربانی بطور نمونہ کے ارسال فرمادیں! آپکا داس - پنڈت تریلوک ناتھ شاستری آیورویدک

ایک اخبار امرت نامی کے ایڈیٹر صاحب اپنی اخبار میں لکھتے ہیں -

کسی کے پاس امرت دھارا ہے!

چند روز ہوئے کوچہ مصر بیلی رام میں جہاں امرت کا دفتر واقع ہے برابر کئی دن تک رات کے وقت بدہضمی کی شکایت محسوس ہوتی رہی - ہر رات کسی نہ کسی مکان پر دست اور قے کی شکایت سنائی دیتی تھی اور اسکے ساتھ ہی امرت دھارا کا نام بھی سننے میں آتا تھا سب سے بڑا لطف یہ کہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر امرت دھارا کے استعمال سے تمام تکلیف رفع ہو جاتی تھی اور لوگ پھر آرام سے سو جاتے تھے - ایکدن ایک صبح مہاشہ کو پیٹ میں درد کی شکایت ہوئی اس کی استری نے کوٹھے پر چڑھ کر پکارنا شروع کیا کہ جسکے گھر امرت دھارا ہو وہ ذرا سی دیدے اس آواز کے ساتھ ہی یہ نام درجنوں زبانوں پر سنائی دینے لگا اور ہم یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کئی گھروں سے یہ آواز آئی کہ امرت دھارا ہم سے لیلو - گویا ہر ایک شخص آج کل امرت دھارا کی ایک شیشی اپنے گھر میں رکھنا ضروری خیال کرتا ہے جس دوائی نے اس قدر عزت اس قدر حاصل کی ہو اسکے موجد پنڈت ٹھاکر دت جی وید جس قدر بھی فخر کریں تھوڑا ہے +

امرت دھارا

اُن تمام امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے

جس نے ایجاد کیا ہے ہمیشہ کے واسطے یا دیدیا - مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت طلب کریں - امرت دھارا کو وید بھوشن شریمان پنڈت ٹھاکر دت شاستری وید ملک ایڈیٹر دیش اوپکارک کی ایجاد ہے جن کی طبی لیاقت کا دنیا میں ڈنکا ہے

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون - امرت دھارا امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور